S_1996_5_776_777

# عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

نندا تائی

بنام۔

ریاست مہاراشتر اور دیگران

10 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی، فیزان ادین اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

اراضی کے حصول کا قانون، 1894:

دفعہ 4، 5 اے اور 6-دفعہ 5 اے کے تحت پوچھ گچھ-زمیندار کو نوٹس دیا گیا-اس نے اپنے اعتراضات دائر کیے اور اس کی سماعت ہوئی-زمین کی منتقلی کے بعد کے مالک کو نوٹس دینے سے انکار-عدالت عالیہ اعلامیے اور شائع شدہ نوٹیفکیشن میں مداخلت کرنے میں صحیح ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست نمبر 17207۔

1993 کے ڈبلیو پی نمبر 3161 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 8.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے ادے امیش للت۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت عرضی بمبئی عدالت عالیہ، ناگپور بنچ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 8 مارچ 1996 کو 1983 کے ڈبلیو پی نمبر 3161 میں دیا گیا تھا۔تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اراضی کے حصول کے قانون، 1894 ( 1 آف 1894 ) کی دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر، 'ایکٹ') گزٹ میں شائع کیا گیا تھا اور اس کے بعد اسے 15 ستمبر 1992 کو علاقے میں شائع کیا گیا تھا۔یہ زمین اصل میں درخواست گزار کے سسر سدم زیڈ مور کی تھی۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزار کی اپنے شوہر کے ساتھ رہنے میں مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے خاندانی تصفیے میں، اس کے ازدواجی گھر سے باہر نکلنے پر غور کرتے ہوئے باہمی طلاق کا اثر پڑا۔طلاق کے بعد جمبھا کھورڈ کے سروے نمبر 16 میں 2 ایکڑ 5 گنٹھہ زمین درخواست گزار کو دی گئی۔مہاراشٹر حکومت کی طرف سے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدے 1 کے تحت، درخواست گزار کے سسر یعنی ایس مور کو نوٹس دیا گیا تھا۔اس نے اپنے اعتراضات درج کروائے۔مانا

جاتا ہے کہ طلاق کے دستاویز پر 2 جون 1992 کو عمل درآمد کیا گیا تھا اور اس کے اپنے اعتراف پر اس نے 6 جون 1992 کو دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہونے کی تاریخ کو انتقال کے لیے پٹواری کو درخواست دی اور رول 1 کے تحت نوٹس جاری ہونے کی تاریخ کو انتقال متاثر نہیں ہوا اور اس کا نام زمین کے مالک کے طور پر ریکارڈ پر نہیں لایا گیا۔ دوسری طرف، زمین کا مالک تسلیم شدہ طور پر اس کے سسر تھے اور اسے نوٹس دیا گیا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نوٹس دینے میں ناکامی ایکٹ کی دفعہ 5 اے کے تحت کی گئی انکوائری کو خراب کرتی ہے اور دفعہ 5 اے کی ذیلی دفعہ (2) کے عمل سے انکوائری کی کارروائی کو بگاڑ رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ 1984 کے ایکٹ 68 کے ذریعے ترمیم شدہ دفعہ 5 اے کی ذیلی دفعہ (2) میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ مالک یا دلچسپی رکھنے والے افراد یا اس کی طرف سے کسی مجاز شخص کو نوٹس دیا جائے گا اور دائر کیے جانے والے اعتراضات پر سماعت کا حق بھی دیا جائے گا۔ اس طرح کے اعتراضات پر، اس طرح کی مزید تفتیش کرنے کے بعد، اگر کوئی ہو، جیسا کہ وہ ضروری سمجھے، اراضی کے حصول کا افسر اس زمین کے حوالے سے رپورٹ کرے گا کہ آیا دفعہ 4 کے تحت مطلع کیا گیا تھا یا زمین کے کسی مختلف حصے کی عوامی مقصد کے لیے ضرورت تھی، جس میں حکومت کے فیصلے کے لیے اس کی طرف سے کی گئی کارروائی کے ریکارڈ کے ساتھ اعتراضات پر اپنی سفارشات شامل ہوں۔ اس معاملے میں چونکہ ریکارڈ ہولڈر کو پہلے ہی نوٹس دیا جا چکا ہے اور اس نے انکوائری کے بعد اپنے اعتراضات دائر کیے ہیں، اس لیے درخواست گزار کو نوٹس دینے میں کمی جو بعد میں جائیداد کا مالک بن گیا، دفعہ 5 اے کے تحت کی گئی انکوائری کو کو بگاڑ نہیں کرتی اور نہ ہی انکوائری دفعہ 5 اے کی ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا عدالت عالیہ نے دفعہ 6 کے تحت شائع ہونے والے اعلامیے اور دفعہ 4 کے تحت شائع ہونے والے نوٹیفکیشن میں مداخلت کرنے سے انکار کرنا درست تھا۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

جی۔ این۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔



Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24